REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

قیمت سالانہ غیر ممالک سے ۳۵ روپے

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ

فی پرچہ ۱۲؍

جلد ۴۶/۱۱ | ۳۰ وفا ۱۳۳۶ ہش | ۳۰ جولائی ۱۹۵۷ء | نمبر ۱۷۸

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۹ جولائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمدللہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

—— ۲۹ جولائی۔ کل صبح پونے سات بجے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بذریعہ کار چند دنوں کے لئے بغرض علاج لاہور تشریف لے گئے۔ احباب حضرت میاں صاحب کی صحت و عافیت کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

یوم سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۲۵ اگست بروز اتوار

تمام جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال بتاریخ ۲۵ اگست بروز اتوار یوم سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم منایا جائیگا۔ تمام جماعتیں اس دن جلسہ ہائے سیرت النبی منعقد کریں اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و محاسن پر تقاریر کی جائیں (ناظر اصلاح و ارشاد)

پاکستان نہری پانی کے جھگڑے کے تصفیہ کے لئے زیادہ انتظار نہیں کر سکتا

بھارت نے ہٹ دھرمی جاری رکھی تو ہم سخت اقدام پر مجبور ہوں گے (سردار رشید)

پشاور ۲۹ جولائی۔ مغربی پاکستان کے وزیر اعلیٰ سردار عبد الرشید خان نے کہا ہے کہ پاکستان نہری پانی کے جھگڑے کے تصفیہ کے لئے اب زیادہ انتظار نہیں کر سکتا۔ وزیر اعلیٰ سردار عبد الرشید کل چوک یادگار میں ایک جلسہ عام میں تقریر کر رہے تھے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا بھارت اس معاملہ میں اگر اپنی ہٹ دھرمی سے ہماری خوشحالی کو تباہ کرنے اور ہمارے ملک کو بنجر بنانے پر آمادہ ہے تو پاکستان سخت قدم اٹھانے پر مجبور ہو جائے گا۔

کشمیر کے مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے سردار عبد الرشید نے کہا کہ یہ اب پرانا ناسور ہو چکا ہے۔ اور اس کا ایک ہی حل ہے۔ کہ کشمیر پاکستان کے ساتھ مل جائے۔ ملک کے داخلی استحکام پر زور دیتے ہوئے وزیر اعلےٰ نے عوام کو تلقین کی۔ کہ وہ سیاسی لیڈروں کے دعووں کو ان کی سابقہ ملی خدمات کے آئینہ میں دیکھیں۔ اور اس پارٹی کے ساتھ تعاون کریں جو فی الواقعہ ان کی خدمت کرنا چاہتی ہے۔ ری پبلکن پارٹی کے صدر ڈاکٹر خان صاحب نے جو اس جلسہ کی صدارت کر رہے تھے صدارتی تقریر کرتے ہوئے کہا کہ وہ سردار عبد الرشید کے حق میں اس لئے دستبردار ہوئے ہیں کہ ان کے نزدیک عوام کے مفادات ان کے ہاتھوں میں محفوظ ہیں۔

روس مقبوضہ کشمیر کے ہوائی اڈے استعمال کر رہا ہے

بھارت اور روس کے درمیان خفیہ معاہدہ

نئی دہلی ۲۹ جولائی۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ بھارت نے روس کے ساتھ ایک خفیہ معاہدہ کیا ہے۔ جس کی رو سے بھارت نے روس کو مقبوضہ کشمیر کے ہوائی اڈے استعمال کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ گزشتہ ہفتہ سے روسی ہوائی جہاز ان اڈوں کو استعمال کر رہے ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ روس اور چیکوسلواکیہ کے بعض کاریگر بھی ان اڈوں پر پہنچ چکے ہیں۔

برطانوی وزیر اعظم اور وزیر خارجہ سے مسٹر سہروردی کی ملاقات

لنڈن ۲۹ جولائی۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر حسین شہید سہروردی آج یہاں برطانوی وزیر اعظم اور برطانوی وزیر خارجہ سے ملاقات کر رہے ہیں۔ پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر اکرام اللہ بھی آپ کے ساتھ ہوں گے۔ وزیر اعظم سہروردی بدھ کی شام کو اردن کے لئے لنڈن سے روانہ ہوں گے۔ جمعرات کی صبح سے آپ اردن کا سرکاری دورہ شروع کریں گے۔ اردن کی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے۔ کہ وزارت خارجہ وزیر اعظم پاکستان کے دورہ کا پروگرام بنانے میں مصروف ہے۔

ڈھاکہ ۲۹ جولائی۔ مشرقی پاکستان اسمبلی میں کرشک سرمک پارٹی کے پارلیمانی لیڈر مسٹر ابو حسین سرکار نے ... [illegible]

دریائے چناب کی سطح بڑھ رہی ہے

لاہور شیخوپورہ روڈ آج کھل جائیگی

لائل پور ۲۹ جولائی۔ ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق جھنگ کے قریب دریائے چناب کی سطح بڑھ رہی ہے۔ دریا کے قریب بعض دیہات پورے کے پورے زیر آب ہیں۔ اطلاع میں بتایا گیا ہے۔ کہ دریائے راوی اترنا شروع ہو گیا ہے۔ اور آج دن کے دو بجے لاہور لائل پور اور لاہور شیخوپورہ روڈ کھل جائے گی۔

۱۴ اجلاس ملایا ہے۔

وزیر خوراک ڈھلنا روانہ ہو گئے

ڈھاکہ ۲۹ جولائی۔ مرکزی وزیر خوراک مسٹر دلدار احمد کل ڈھاکہ سے کھلنا روانہ ہو گئے۔

ڈھاکہ میں وبائی امراض کے ہسپتال کی تجویز

ڈھاکہ ۲۹ جولائی۔ میونسپل کمیٹی ڈھاکہ نے کل اپنے ایک خصوصی اجلاس میں ڈھاکہ میں وبائی امراض اور جذام کی روک تھام کے لئے ایک ہسپتال قائم کرنے کی تجویز پر غور کیا۔

مولانا بھاشانی کی پارٹی اقوام متحدہ کو مضبوط کریگی

ڈھاکہ ۲۹ جولائی۔ نیشنل عوامی پارٹی کے لیڈر مولانا عبد الحمید بھاشانی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ہماری پارٹی بین الاقوامی معاملات میں اقوام متحدہ کو مضبوط کرنے کی سعی کرے گی۔ نیز ملک میں زرعی اصلاحات اور نظم و نسق کو مضبوط بنانے کی کوشش کرے گی۔

مکرم محترم ... صاحب کے مکان کا سنگ بنیاد

ربوہ ۲۸ جولائی۔ کل ۶½ بجے شام محلہ دار الرحمت شرقی میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے مکرم میاں عبد الحق صاحب رامہ ناظر بیت المال کے مکان کا سنگ بنیاد رکھا اور تمام احباب سمیت اجتماعی دعا فرمائی۔ اس موقعہ پر صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے متعدد کارکنان کے علاوہ مختلف بزرگان سلسلہ بھی موجود تھے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

سعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ جولائی ۵۵ء

کمیونزم کا مقابلہ

مغربی یورپ اور امریکہ کے سنجیدہ لوگ جو مغربی جمہوریت کے حامی ہیں اور کمیونزم کو اپنے لئے اور تمام دنیا کے لئے ایک عظیم خطرہ خیال کرتے ہیں شروع ہی سے اس امر پر غور کر رہے ہیں کہ کمیونزم کی بڑھتی ہوئی رو کو کس طرح روکا جا سکتا ہے۔ چنانچہ کئی ایک دانشمندوں نے اس مسئلہ کے متعلق خیال آرائی کی ہے۔

حال ہی میں مسٹر آستاناس سینا نے جو فری برگ یونیورسٹی جرمنی میں پروفیسر ہیں۔ "کمیونزم کے متعلق مغربی غلط فہمیاں" کے زیر عنوان ایک مضمون رسالہ بالٹک ریویو نیو یارک کے ۱۹۵۵ء میں شائع کیا ہے جس میں ان غلط فہمیوں کی نشاندہی کی گئی ہے جن میں کمیونزم کے استیصال کے متعلق مختلف خیال کے لوگ مبتلا ہیں۔ پروفیسر موصوف کے خیال میں یہ غلط فہمیاں تین ہیں۔

(۱) تاریخی ۔(۲) معاشرتی (۳) مذہبی

پروفیسر موصوف نے دلائل دے کر یہ ثابت کیا ہے کہ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ کمیونزم محض ایک تاریخی حادثہ ہے جو امتداد زمانہ سے گھس گھس کر خود ہی ہموار ہو جائے گا وہ غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ اسی طرح آپ نے ان لوگوں کی بھی تردید کی ہے جو خیال کرتے ہیں کہ معاشرہ کا ارتقا اور وقت خود بخود کمیونزم کے پیچ بل نکال دینگے۔ پھر آپ نے ان عیسائی پادریوں کی خوش فہمی دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ جن کا خیال ہے کہ کمیونزم صرف مغربی اقتصادی نظریات کا حریف ہے اور اس کا الحادی پہلو محض عارضی ہے۔

آپ نے مذہبی غلط فہمی کے متعلق جو استدلال کیا ہے وہ کچھ اس طرح ہے کہ کمیونزم کی بنیاد ہی اس نظریہ پر ہے کہ مادہ کے ردوبدل اور ان کی حکمتوں کو انسان پوری طرح سمجھنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور اس کی قوتوں پر قابو پا سکتا ہے۔ اس لئے انسان کو فہم و ادراک کے لئے کسی بیرونی مدد کی ضرورت نہیں ہے۔ دوسرے لفظوں میں وہ مادی ارتقاء کو انسانی عقل کے حدود تک کافی سمجھتا ہے اور کسی فوق الفطرت ہستی کی رہنمائی کی اسے قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ کمیونزم کے ساتھ ساتھ عیسائیت کا نظریہ ہستی باری تعالیٰ بھی پروان چڑھ سکتا ہے وہ سخت غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ انہیں اس بات سے دھوکا نہیں کھانا چاہیئے کہ حکومت روس نے بظاہر جو مذہبی آزادی دے رکھی ہے یہ محض ایک فریب ہے۔ کیونکہ کمیونسٹ پارٹی ہی برسراقتدار ہے اور وہ اپنے نظریہ الحاد و دہریت کو نہیں چھوڑ سکتی۔ یہی نہیں بلکہ وہ اپنی پوری طاقت سے الحاد و دہریت کا پراپیگنڈا ہی صرف نہیں کرتی بلکہ چونکہ تعلیمی اداروں پر بھی اسی پارٹی کا بلاشرکت غیرے قبضہ ہے اس لئے وہ عوام کے ذہنوں سے خدا تعالیٰ کا خیال تک دھو دینے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتی آجکل کچھ پاکستانی اہل علم حضرات روس کا دورا کر رہے ہیں۔ ان کے بیانات اخبارات میں شائع ہو رہے ہیں۔ جن میں بتایا جاتا ہے کہ روس میں کامل طور پر مذہبی آزادی ہے۔ افسوس ہے کہ ہمارے یہ اہل علم حضرات شاید یہ نہیں سمجھ سکے کہ یہ محض دکھاوا ہے۔ ورنہ روس میں مذہبی آزادی محض ایک فریب نظر ہے۔ حکومت روس دنیا خاص کر اسلامی دنیا کو دکھانے کے لئے کہ روس میں مسلمان آزادی سے اپنے مذہب پر عمل کر سکتے ہیں محض عارضی انتظامات ایسے کرتی ہے کہ مہمانوں کو دھوکا لگ جائے تاکہ وہ اپنے بیانوں میں روس کی مذہبی آزادی کے گن گائیں۔ ورنہ ایک معمولی عقل کا انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ جب کمیونزم کی بنیاد ہی دہریت پر ہے اور برسراقتدار بلکہ کہنا چاہیئے کہ واحد پارٹی روس میں صرف کمیونزم ہی ہے تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ کسی مذہب کا پیرو وہاں آزادی سے اپنے مذہب پر عمل کر سکتا ہے۔

روسی ریاستوں میں بے شک گرجے اور مساجد قائم رکھے گئے ہیں لیکن یہ محض دکھاوے کے لئے ہیں ورنہ کمیونزم بذات خود ایک سراسر الحادی تحریک ہے۔ جو منظم طور پر خدا پرستی کے خیالات کو دنیا کے دل و دماغ سے مٹا دینے کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔

اپنے مضمون کے آخر میں پروفیسر موصوف نے لکھا ہے۔ کہ

"کمیونزم کے متعلق اہل مغرب کی غلط فہمیوں پر غور کرنے کے نتیجہ کا تقاضا ہے کہ ان وجوہات کو جانا جائے۔ جو ان غلط فہمیوں کا باعث ہیں۔ پہلی بات جو ان غلط فہمیوں کا باعث ہے وہ کمیونزم اور اس کے مقاصد سے نا واقفیت ہے۔ اہل مغرب نے کمیونزم کو سمجھنے کے لئے کافی غور و تدبر نہیں کیا۔ کمیونزم کے خطرے سے نجات پانے سے پہلے خطرے کی ماہیت جاننا لازم ہے بہت سے مغربی مفکر کمیونزم کی کئی ایک باتوں کا جوڑ مغربی ثقافت کے حالات سے ملانے کی کوشش کرتے ہیں یہ طریق فکر خطرناک ہے کمیونزم کا مطالعہ تاریخی جغرافیائی۔ سیاسی معاشرتی اور اقتصادی ماحول میں کرنا چاہیئے"

کمیونزم کے متعلق غلط فہمی کی دوسری وجہ یہ ہے کہ مغرب کمیونزم کے مقابلہ میں نظریاتی لحاظ سے بالکل ناکارہ ہو چکا ہے۔ اس کی بنیادی بہت کچھ اس امر پر ہے کہ اہل مغرب اکثر اپنے انسانی حقوق کا صحیح اندازہ نہیں رکھتے۔ اس کے علاوہ اہل مغرب کو چاہیئے کہ وہ اپنی حیات کے دو نظریات یعنی عیسائیت اور انسانیت کو از سرنو زندہ کریں۔ یہ دونوں نظریات اپنی فعالیت کی قوت سے بڑی حد تک محروم ہو چکے ہیں۔ بدقسمتی سے زندگی کو تازگی بخشنے کا جوش کمیونزم نے اختیار کر لیا ہے جو نسبتاً جوان ہے یہ نہایت ضروری ہے کہ مغرب کو کمیونزم کے مقابل میں اپنے نظریات کی تجدید کرنی چاہیئے مغرب کو اپنی روحانی اخلاقی قوت اور نظریاتی ہتھیاروں کو استعمال کرنا چاہیئے تاکہ دنیا یقین کرے کہ کمیونزم تعمیری طاقت نہیں بلکہ تخریبی تحریک ہے" (بالٹک ریویو ۱۹۵۵ء)

سوال یہ ہے کہ مغرب کس اعجاز سے اپنے ذاتی اخلاق اور نظریات پارینہ کو از سرنو زندہ کر سکتا ہے۔ عیسائیت کے اصول عقلی لحاظ سے بالکل آج کے انسان کو اپیل نہیں کر سکتے۔ اس لئے موجودہ عیسائیت جو مغربی اخلاق کی بنیاد ہے خود فعالیت سے عاری ہو چکی ہے۔ وہ ان کو کس طرح از سرنو زندہ کر سکتی ہے۔ اس لحاظ سے ضروری ہے کہ مذہب کا آفتاب اپنی نئی شان اور مکمل تنویر کے ساتھ افق مغرب پر نمودار ہو۔ جو اس کی ذہنی دنیا کی تاریکیوں کو منور کر سکے۔ یہ آفتاب عالمتاب صرف اسلام ہے جو نہ صرف اخلاق عالیہ کے اصول دیتا ہے بلکہ ان کے وجوب کے عقلی دلائل بھی مہیا کرتا ہے اور ان کی فلاسفی اور حکمت بھی بیان کرتا ہے اسلئے مغرب کمیونزم کے مقابلہ میں اگر کامیاب ہونا چاہتا ہے تو اس کو چاہیئے کہ وہ اسلام کی طرف مائل ہو۔ اور یہ فرض ہمارے اہل علم حضرات کا ہے کہ مغرب کو صحیح اسلام کا چہرہ دکھائیں۔

ہمارے اہل علم حضرات کا جو وفد روس کی سیر کے لئے گیا ہے کاش وہ اس ضمن میں کچھ کر سکتا لیکن ع
ایں خیال است و محال است و جنوں

ذکرِ حبیب علیہ السلام

فرمودہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ

دعا ایک عظیم الشان نعمت ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کو ہمیشہ دعاؤں کی طرف توجہ دلایا کرتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔ کہ ہر امر جو تمہیں پیش آئے۔ اس کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرو۔ کیونکہ دعا عظیم الشان نعمت ہے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میرے دل میں خیال آیا۔ کہ بخل کرنا اچھا نہیں انسان کو چاہیئے کہ وہ بخل نہ کرے۔ جو نعمتیں خدا تعالیٰ نے اسے دی ہیں چاہیئے کہ وہ دوسروں کو بھی دے۔ لیکن ایک دفعہ میں نے سوچا کہ کیا کوئی چیز ایسی بھی ہے۔ کہ اگر بخل کرنا جائز ہوتا تو میں اس میں بخل کرتا۔ فرمایا میں نے بہت غور کیا۔ لیکن مجھے کوئی چیز حیوانات۔ نباتات۔ جمادات۔ مال و دولت۔ علم اور عزت کی باتوں میں سے ایسی نظر نہ آئی۔ کہ اگر بخل جائز ہوتا۔ تو میں ان میں بخل کرتا۔ لیکن ایک چیز ایسی ہے۔ کہ اگر بخل جائز ہوتا۔ تو میں اس میں بخل کرتا۔ اور وہ دعا ہے۔ دعا ایک بڑی بھاری نعمت ہے۔ انسان دعا کرتا ہے اور وہ قبول ہو جاتی ہے۔ یہ ایک ایسی عظیم الشان چیز ہے۔ کہ اگر بخل جائز ہوتا۔ تو میں کسی اور چیز میں بخل نہ کرتا۔ صرف اس کے بتانے میں بخل کرتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دعاؤں کی طرف ہمیشہ توجہ دلایا کرتے تھے۔

نشانات اور معجزات

ہم نے آپ کی زندگی میں بہت سے نشانات اور معجزات دیکھے۔ آپ کی دعائیں اب تک پوری ہو رہی ہیں۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ ہمارے ایک رشتہ دار عزیز مفتی فضل الرحمٰن صاحب مرحوم (جو قادیان میں ہی رہتے تھے) کا بیٹا سخت بیمار ہو گیا۔ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب لاہور والے قادیان آئے ہوئے تھے۔ مفتی صاحب انہیں گھر لے گئے۔ اور مریض انہیں دکھایا ڈاکٹر صاحب کہنے لگے مریض آخری دم لے رہا ہے۔ اب اس کا کیا علاج کرنا ہے۔ یہ کہہ کر ڈاکٹر صاحب چلے گئے مفتی صاحب روتے ہوئے گھر سے نکل کر گلی میں کھڑے ہو گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اتفاق سے سیر کرتے ہوئے باہر سے تشریف لا رہے تھے۔ مفتی صاحب دوڑے دوڑے آپ کے پاس گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا کیا بات ہے۔ مفتی صاحب نے عرض کیا حضور میرا بیٹا سخت بیمار ہے۔ ڈاکٹر محمد حسین صاحب کو دکھایا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ آخری دم لے رہا ہے۔ اس کا اب کیا علاج کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مجھے دکھاؤ۔ آپ اندر تشریف لے گئے۔ مریض کو دیکھا اور فرمایا۔ یہ اچھا ہو جائے گا میں دعا کروں گا۔ یہ کہہ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام گھر تشریف لے گئے۔ گھر جا کر آپ نے دعا کی۔ اور اس وقت سے لڑکا اچھا ہونے لگ گیا۔ اور پھر بالکل تندرست ہو گیا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ایک لڑکا سکول میں پڑھتا تھا۔ جو ریاست حیدر آباد دکن سے آیا تھا۔ اسے دیوانے کتے نے کاٹا تھا۔ اور دیوانے کتے کے کاٹے کا علاج کسولی میں ہوتا ہے وہاں اس غرض کے لئے ایک بہت بڑا ہسپتال ہے۔ وہ لڑکا وہاں بھیجا گیا ڈاکٹروں نے اس کا علاج کیا۔ کچھ عرصہ کے بعد انہوں نے کہا۔ اب یہ تندرست ہو گیا ہے۔ اسے واپس لے جائیں۔ چنانچہ وہ لڑکا واپس آگیا۔ لیکن کچھ دنوں کے بعد اس پر اسی مرض کا حملہ ہوا۔ اسے دورہ ہو گیا۔ اور وہ پانی سے ڈرنے لگا۔ کسولی ہسپتال کو تار دی گئی کہ ایک لڑکا فلاں وقت تمہارے ہاں علاج کے لئے بھیجا گیا تھا۔ اور اسے یہ کہہ کر واپس کر دیا گیا تھا۔ کہ اب بالکل تندرست ہے لیکن اسے بیماری کا دورہ ہو گیا ہے۔ کسولی سے جواب آیا۔ ہم اب کچھ نہیں کر سکتے۔ اس کا اب کوئی علاج نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی گئی۔ کہ یہ لڑکا دور سے آیا ہے۔ اور اسے دیوانے کتے نے کاٹا تھا۔ اور علاج کے لئے کسولی بھیجا گیا تھا۔ اور وہاں سے تندرست ہو کر یہاں واپس آگیا تھا لیکن اب وہی مرض دوبارہ ہو گیا ہے۔ کسولی ہسپتال میں تار دی گئی تھی۔ جواب آیا ہے کہ اب اس کا کوئی علاج نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمانے لگے۔ ہم دعا کرتے ہیں یہ اچھا ہو جائے گا۔ اور آپ نے اسے ایک معمولی سا علاج دے دیا۔ جو شاید میگنیشیا یا کسٹرائل کا تھا۔ اور وہ تندرست ہو گیا۔ اور صرف تندرست ہی نہیں ہو گیا۔ بلکہ اس نے امتحان پاس کیا۔ اپنے وطن واپس گیا۔ شادی کی۔ اور اس کی اولاد بھی ہوئی۔ غرض ایسے بہت سے نشانات ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے ہم نے دیکھے ہیں۔

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے نشانات بھی ہم دیکھ رہے ہیں۔ آپ کی جو ڈاک میں دیکھتا رہا ہوں۔ اس میں اکثر ایسے خطوط ہوتے تھے۔ جن میں لکھا ہوا ہوتا تھا۔ کہ ہم نے حضور سے دعا کے لئے کہا تھا جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے ہمیں اپنی رحمتوں اور فضلوں سے نوازا ہے۔ اور بہت سی برکات اس کے نتیجہ میں ہمیں حاصل ہوئیں۔

(باقی)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

امام الزمان کی دعاؤں سے ملاءِ اعلیٰ میں ایک شور پڑ جاتا ہے

"ضرورت الامام" میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان قوتوں کا ذکر کرتے ہوئے جو ائمہ مطہرین میں پائی جاتی ہیں۔ اور جن کی وجہ سے انہیں دنیا پر ایک نمایاں غلبہ اور تفوق حاصل ہوتا ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"پانچویں قوت اقبال علی اللہ ہے۔ جو امام الزمان کے لئے ضروری ہے۔ اور اقبال علی اللہ سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ مصیبتوں اور ابتلاؤں کے وقت اور نیز اسوقت کہ جب سخت دشمن سے مقابلہ آپڑے۔ اور کسی نشان کا مطالبہ ہو۔ اور یا کسی فتح کی ضرورت ہو۔ اور یا کسی کی ہمدردی واجبات سے ہو خدا تعالیٰ کی طرف جھکتے ہیں۔ اور پھر ایسے جھکتے ہیں۔ کہ ان کے صدق اور اخلاص اور محبت اور وفا اور عزم لاینفک سے بھری ہوئی دعاؤں سے ملاءِ اعلیٰ میں ایک شور پڑ جاتا ہے۔ اور ان کی محویت کے تصرفات سے آسمانوں میں ایک دردناک غلغلہ پیدا ہو کر ملائک میں اضطراب ڈالتا ہے۔"

لجنہ اماء اللہ کا دوسرا سالانہ اجتماع

۱۱-۱۲-۱۳ اکتوبر ۱۹۵۷ء

اس سال بھی انشاء اللہ تعالیٰ خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے ساتھ ہی لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع منعقد ہو گا۔ تمام لجنات اماء اللہ سے گزارش ہے کہ وہ شوریٰ کے لئے ابھی سے تجاویز ارسال کریں۔ تا کہ جلد از جلد ایجنڈا مرتب کر کے بھجوایا جائے۔ اسی طرح ابھی سے شامل ہونے والی نمائندہ کو تیار کریں۔ جو آتے ہوئے اپنی لجنہ کی سالانہ رپورٹ ہمراہ لائیں۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

جماعت احمدیہ میں سلسلہ خلافت

از مکرم عبدالمنان صاحب شاہد

(۳)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب پیغام صلح میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"اگر ہندو صاحبان دل سے ہمارے ساتھ صفائی رکھنا چاہتے ہیں۔ تو وہ بھی ایسا ہی اقرار لکھ کر اس پر دستخط کر دیں۔ اور اس کا مضمون بھی یہ ہوگا کہ ہم حضرت محمد مصطفٰے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور نبوت پر ایمان لاتے ہیں۔ اور آپ کو سچا نبی اور رسول سمجھتے۔ اور آئندہ آپ کو ادب اور تعظیم کے ساتھ یاد کرینگے جیسا کہ ایک ماننے والے کے مناسب حال ہے۔ اور اگر ہم ایسا نہ کریں۔ تو ایک بڑی رقم تاوان کی جو تین لاکھ روپے سے کم نہ ہوگی احمدی سلسلہ کے پیشرو کی خدمت میں پیش کریں گے۔"

(رسالہ پیغام صلح)

حضور کے ارشاد سے معلوم ہوا کہ جماعت احمدیہ کا ہر زمانہ میں ایک واجب الاطاعت امام اور پیشرو موجود رہے گا۔ کہ جو نقض عہد کی صورت میں ہندوؤں سے تین لاکھ روپیہ لینے کا بھی مجاز ہوگا۔ اور خلاف ورزی کی صورت میں مذکورہ رقم دینے کا بھی انتظام کر سکتا ہو۔ پیشرو سے صرف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی مراد نہیں بلکہ آئندہ ہونے والے پیشرو مقصود ہیں۔ کیونکہ یہ رسالہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد غیر مسلموں کو سنایا گیا تھا۔ اور اگر وہ معاہدہ کرتے تو کس شخص سے کرتے؟ اور پھر اگر پیشرو سے مراد حضور علیہ السلام ہی تھے۔ تو حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ تعالے عنہ نے کیوں اس کی منظوری کا اعلان فرمایا جو کہ خواجہ کمال الدین صاحب نے سنایا تھا۔ اور اگر پیشرو سے مراد انجمن تھی۔ تو کیوں نہ اہل پیغام نے اس وقت سوال اٹھایا کہ ایسا معاہدہ کرنے کا حق تو ہم کو حاصل ہے۔ پس ثابت ہوا کہ پیشرو سے مراد واجب الاطاعت امام ہی ہے۔ جو اس وقت حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ تھے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اور جو لوگ ابھی ہماری جماعت سے باہر ہیں دراصل وہ سب پراگندہ طبع اور پراگندہ خیال ہیں۔ کسی ایسے لیڈر کے ماتحت وہ لوگ نہیں جو ان کے نزدیک واجب الاطاعت ہے۔ اس لئے میں ان کی نسبت کچھ نہیں کہہ سکتا۔"

(رسالہ پیغام صلح)

اس عبارت میں حضور علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ غیر احمدیوں کا کوئی واجب الاطاعت امام نہیں اس لئے وہ پراگندہ اور منتشر لوگ ہیں اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حضور علیہ السلام کے نزدیک جماعت احمدیہ کا اس وقت امام موجود ہے۔ اور آئندہ بھی جماعت احمدیہ کے سر پر ایک واجب الاطاعت امام کا سایہ رہے گا۔ اس کے بغیر جماعت منظم نہیں رہ سکتی، اور یہ ایک حقیقت ہے کہ واجب الاطاعت لیڈر یا امیر دینی جماعتوں کے انبیاء کے بعد خلیفے ہوا کرتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہوا کہ حضور کے منشاء کے مطابق جماعت احمدیہ میں شخصی خلافت کا سلسلہ جاری رہے۔ تاکہ جماعت احمدیہ ایک مربوط اور مضبوط جماعت کہلا سکے۔ اور پراگندگی اور انتشار سے حفاظت میں رہ کر متفق اور متحد اور ایک سلک میں منسلک رہے۔

اب اگر غیر مبایعین حضرات کا مسلک اختیار کیا جائے کہ جماعت احمدیہ میں حضور علیہ السلام کے بعد کسی ایک خلیفہ یا امیر یا امام یا لیڈر کی ضرورت اور احتیاج نہیں۔ بلکہ انجمن کے چودہ یا گیارہ ممبر ہی خلیفۃ المسیح ہیں۔ تو کیا یہ مسلک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مذکورہ کے عین مطابق ہے؟ حالانکہ حضور علیہ السلام نے تو یہی امتیاز اپنی جماعت اور غیر از جماعت لوگوں کے درمیان بیان فرمایا کہ ان کا کوئی واجب الاطاعت امام نہیں اس لئے یہ لوگ پراگندہ طبع اور پراگندہ خیال ہیں۔

ایک دفعہ خواجہ کمال الدین صاحب نے ایڈیٹر اخبار بدر سے کہا۔

"اگر خدانخواستہ آج حضرت صاحب ہمارے درمیان سے اٹھ جائیں تو پھر کیا ہو۔ کیونکہ مخالفین کی نظر اس بات پر ہے۔ کہ جو قوت لوگوں کو ایک لڑی میں پرونے اور ایک جگہ جمع کر دینے کی حضرت مرزا صاحب میں موجود ہے۔ آئندہ زندگی سلسلہ کی ایسی ہی قوت والے جانشین کے پیدا ہونے پر منحصر ہے"۔

اس پر ایڈیٹر صاحب "بدر" تحریر فرماتے ہیں۔

"تو میں نے خواجہ صاحب کی خدمت میں عرض کی تھی۔ کہ یہ قوت اللہ تعالےٰ کے فضل سے حضرت مولوی نورالدین صاحب میں موجود ہے۔ اور ان کے بعد خدا تعالےٰ کسی اور کو دے دیگا۔"

(بدر ۲ جون ۱۹۰۸ء)

جمہوریت کے دلدادہ اور حریت کا دعوےٰ کرنے والے منکرین بھی بالآخر اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ کسی قوم کسی جماعت کی باگ ڈور ایک ہی شخص کے ہاتھ میں دیئے بغیر کوئی قوم ترقی کے راستوں پر گامزن نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ پیغام صلح لکھتا ہے:۔

"جب تک عنان ایسے امیر کے ہاتھ میں نہ ہو۔ جس کے ہاتھ پر عملی طور پر تن۔ من۔ دھن کی قربانی کی بیعت نہ کی ہو مستقل اور پائندہ ترقی محال ہے... ... یہ تبھی ممکن ہے جبکہ ایک واجب الاطاعت امیر کے ہاتھ میں جماعت کی باگ ڈور ہو۔ تمام افراد اس کے اشارے پر حرکت کریں۔ سب کی نگاہیں اسی کے ہونٹوں کی جنبش پر ہوں۔ اور جو بھی اس کی زبان فیض ترجمان سے کوئی حکم مترشح ہو۔ سب بلاحیل و حجت اس پر عمل پیرا ہوں"۔

(پیغام صلح ۷ فروری ۱۹۳۷ء)

جناب مولوی محمد علی صاحب فرماتے ہیں:۔

"پھر میں کہتا ہوں کہ نظام کی بنیاد ایک ہی بات پر ہے۔ کہ اسمعوا و اطیعوا سنو اور اطاعت کرو جب تک یہ روح پیدا نہ ہو جائے جب تک تمام افراد جماعت ایک آواز پر حرکت میں نہ آجائیں۔ جب تک تمام اطاعت کی ایک سطح پر نہ آجائیں ترقی محال ہے"۔

(پیغام صلح ۶ فروری ۱۹۳۷ء)

پس یہ ایک واقعی حقیقت ہے کہ ایک واجب الاطاعت امام کے بغیر کسی جماعت کا ترقی کرنا محال ہے۔ کیونکہ دینی نظام گہری عقیدت اعلےٰ اخلاص اور بلند ایمان پر مبنی ہوتا ہے۔ اور یہ چیزیں کئی افراد پر مشتمل کسی انجمن کے ذریعہ قائم نہیں رہ سکتیں۔ بلکہ روحانی نظام کو چلانے کے لئے واحد پاکیزہ شخصیت کی ضرورت ہے جس کا اپنے رب سے گہرا تعلق ہو۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمارے امام حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو اپنے مقاصد میں اعلےٰ کامیابی عطا فرمائے۔ خدمت دین اور صحت و سلامتی والی عمر دراز بخشے۔ اور ہمیں توفیق بخشے کہ ہم حضور کی تمام برکتوں سے پورے طور پر فیض یاب ہوں۔

اللھم آمین

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔ اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے جو صاحب استطاعت احمدی اخبار الفضل خود خرید کر نہیں پڑھتا وہ اپنا فرض کما حقہ ادا نہیں کر رہا۔

93

دور حاضرہ

از مکرم عبد المجید خانصاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ماڈل ٹاؤن لاہور

ہر زمانہ اور ہر وقت کے حالات کے مطابق عمل کرنا انسانی زندگی کے لئے لازم ہے۔ مثلاً جاڑے کے موسم میں دھوپ میں بیٹھنا اچھا معلوم ہوتا ہے لیکن موسم گرما میں جبکہ دھوپ کی شدت ہو دھوپ میں بیٹھنے کے خیال سے طبیعت گھبراتی ہے۔ اسی طرح زمانوں کا حال ہے۔ انبیاء علیہم السلام کے مبارک زمانہ میں انسان کی روحانی حالت روبہ اصلاح و ترقی ہوتی ہے۔ اور شیطانی غلبہ کے وقت روحانی حالت روبہ تنزل ہو جاتی ہے۔ اور عام طبائع میں اللہ تعالیٰ سے دوری کی حالت غلبہ پالیتی ہے۔ موجودہ زمانہ شیطانی خیالات کے غلبہ کا ہے بلکہ شیطانی و رحمانی قوتوں کا آخری اور خطرناک تصادم ہے۔ اس لئے ہر ایک فرد بنی آدم کے بے حد چوکس رہنے سے ہی ایمان باللہ قائم رہ سکتا ہے۔ چنانچہ اس حالت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام مندرجہ ذیل قابل غور ہے

(۱) جنگ روحانی ہے اب اس خادم و شیطان کی
میں غریب اور ہے مقابل پر حریف نامدار

(۲) دل نکل جاتا ہے قابو سے یہ مشکل سوچ کر
اے مری جاں کی پناہ فوج ملائک کو اتار

(۳) اے خدا شیطاں پہ مجھ کو فتح دے رحمت کے ساتھ
وہ اکٹھی کر رہا ہے اپنی فوجیں بے شمار

اسی لئے اس خطرناک تاریکی کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے۔ جو سرور کائنات کے فرزند روحانی ہیں۔ جنہوں نے بے حد شدید روحانی ریاضتوں سے بارگاہ رب العالمین میں اصلاح خلق کے لئے دعائیں کیں۔ اور دنیا کے سامنے مذہب اسلام کے برتر ہونے کا ہر رنگ میں ثبوت پیش کیا۔ اور ثابت کیا کہ اس وقت دنیا میں محض مذہب اسلام ہی زندہ مذہب ہے جس کی پیروی سے اللہ تعالیٰ بندوں سے ہمکلام ہوتا ہے اور بذریعہ رویائے صالحہ و کشوف و الہامات آنے والے حالات سے خبر دیتا ہے۔ ورنہ دوسرے مذاہب کی تعلیم کی رو سے اللہ تعالیٰ بالکل خاموش ہے اور نعوذ باللہ بولنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ حالانکہ یہ خیال صریحاً غلط ہے۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا۔ تو پھر سورۃ فاتحہ میں اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم کی دعا بارگاہ رب العزت میں ہر نماز میں کیوں دہرائی جانے کی تعلیم ہوتی۔ موجودہ زمانہ میں شیطانی خیالات کا اس قدر غلبہ ہے کہ مخلوق اپنے خالق و مالک خدا سے قطع تعلق کر چکی ہے۔ لہذا ہمیں ہر وقت خیال رکھنا لازم ہے اور انتہائی کوشش کرنی چاہیئے کہ جو نسل آدم کو اللہ تعالیٰ سے اتصال حاصل کرنے کی طاقت عطا کی گئی ہے۔ اس سے فائدہ حاصل کر کے خدا تعالیٰ سے حقیقی تعلق پیدا کر کے اطمینان قلب حاصل کیا جائے جو بہشت کے نعماء کے قائم مقام ہے خدائی صفات ظلی طور پر انسان کو اپنے اندر پیدا کرنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔

یعنی چھوٹے بڑے جن و انسان کو اللہ تعالیٰ کی تصویر بننے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ لہذا ہم کو اپنے اقوال و افعال میں اس غایت و غرض کو ملحوظ رکھنا نہایت ضروری ہے۔ اور جیسا کہ حضور سرور کائنات صلعم نے فرمایا ہے کہ ہر مسلمان کا موجودہ دن گزشتہ دن سے روبہ ترقی ہونا ضروری ہے۔ ان حالات میں ہر مسلمان کو اپنے اعمال کا جائزہ لینا اور محاسبہ کرنا اشد ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو حصول رضائے الٰہی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ولادت

مورخہ ۷/۷ کو برادرم مکرم محمد عباس صاحب فاروقی کو اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم منشی محمد حسین صاحب فاروقی مرحوم کا پوتا اور محترم محمد نذیر صاحب فاروقی کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو خادم دین بنائے۔ آمین

(محمد اسلم فاروقی)

درخواست دعا

محترم کیپٹن محمد حسین صاحب چیمہ سابق افسر حفاظت لندن سے احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں باصحت رکھے اور ان کے پیچھے ان کے اہل و عیال کا حامی و ناصر ہو۔

تحریک عطایا تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ

(از مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

برادران السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

احباب کو معلوم ہے کہ فضل عمر ہسپتال کی عمارت کی تعمیر ۲۰ فروری ۱۹۵۶ء سے شروع ہے اور خاکسار اس سے قبل کئی بار اخبار الفضل میں تحریک کر چکا ہے کہ دوست ہسپتال کی عمارت کے لئے عطایا دے کر عنداللہ ماجور ہوں۔ میری اس تحریک پر جہاں بہت سے احباب نے دل کھول کر حصہ لیا ہے۔ وہاں کافی دوست ایسے بھی ہیں جن کی توجہ اس کار خیر کی طرف ابھی تک نہیں ہوئی

ربوہ میں ایک بہت اچھے ہسپتال کی اہمیت تو دوستوں پر واضح ہے جس کی طرف حضرت ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک خواب (جو میری تحریک کے ساتھ اس سے قبل الفضل میں شائع ہو چکی ہے) بھی اشارہ کرتی ہے امید ہے کہ دوست ہسپتال کی اس اہمیت کے پیش نظر اس طرف خاص طور پر توجہ فرمائیں گے اور جلد سے جلد عطایا ہسپتال کی امانت "ہاسپیٹل فنڈ" صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ میں بھجوا دیں گے۔

میں نے اپنے ایک شروع کے اعلان میں تحریر کیا تھا کہ معطی حضرات کے نام شائع کئے جائیں گے۔ سو اب اس سلسلہ میں پہلی فہرست شائع کی جا رہی ہے۔ ہسپتال کی تعمیر مکمل ہونے پر انشاء اللہ تعالیٰ حسب اعلان سابق وہ دوست جن کے عطایا -/۱۰۰ روپیہ سے زائد ہوں گے ان کا نام ہسپتال کے سامنے کندہ کرایا جائے گا۔ اسی طرح جو دوست ایک پورے کمرہ یا اس سے زائد کی رقم عطا فرمائیں گے اس کمرہ پر ان کا نام کندہ کروایا جائیگا۔

نوٹ:۔ ایک دوست کی طرف سے یہ تحریک ہوئی تھی کہ ہسپتال کے سامنے یکصد روپیہ سے زائد عطایا ادا کرنے والوں کا نام کندہ کرانے کی جو شرط رکھی گئی ہے اس کو کم کر کے پچاس روپیہ کر دیا جائے۔ لہذا ایسے دوستوں کے جذبات کا خیال رکھتے ہوئے آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ پچاس روپے یا اس سے زائد عطایا دینے والوں کے نام بھی اس میں شامل کر لئے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہسپتال کے دو بلاک قریباً مکمل ہو چکے ہیں۔ صرف آخری تکمیل کے کچھ کام رہتے ہیں جن پر اندازہ خرچ پندرہ سے بیس ہزار روپیہ تک ہے۔ مگر رقم نہ ہونے کی وجہ سے یہ کام مکمل نہیں ہو رہا اور ہم نئے ہسپتال میں کام شروع نہیں کر سکتے۔ لہذا دوستوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اس کار خیر کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔ خصوصاً زمیندار دوست۔ کیونکہ آجکل اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کو فصل کی آمد آ رہی ہو گی۔ والسلام

خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد

نمبر شمار	نام معطی	رقم
۱	سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	-/۱۰۰
۲	مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب جج عالمی عدالت	-/۱۰۰۰
۳	مکرم میاں محمد صدیق صاحب بانی چنیوٹ	-/۶۰۰۰
۴	منجانب قاضی فیملی	-/۲۷۴۲
۵	محترمہ بدر بیگم صاحبہ لاہور چھاؤنی	-/۳۰۰۰
۶	مکرم غلام احمد صاحب منجانب والدہ بیگم صاحبہ مرحومہ۔ لاہور	-/۱۰۰
۷	مجلس خدام الاحمدیہ۔ کراچی۔	-/۵۰۰
۸	مکرم مولوی محمد الدین صاحب ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ	-/۵۰
۹	مکرم خانصاحب منشی برکت علی خانصاحب شملوی۔ ربوہ	-/۱۰۰
۱۰	مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب ربوہ	-/۱۲۵
۱۱	محترمہ بیگم صاحبہ " "	-/۵۰
۱۲	الحاج نواب زادہ محمد امین خانصاحب پشاور	-/۱۰۰
۱۳	مکرم ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب M.B. شادی خاں ضلع اٹک	-/۱۰۰
۱۴	مکرم ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب عدن	-/۱۰۰۰
۱۵	مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب آف کلکتہ	-/۱۰۰
۱۶	احمدیہ انسٹی ٹیوٹ الیڈریس ایشین اقبال بذریعہ محمد اکرم صاحب عمرد	-/۱۰۰
۱۷	مکرم ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب مٹھہ ٹوانہ۔ ضلع سرگودھا	-/۱۰۰

نمبر شمار	نام معطی	رقم
۱۸	مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب معہ بیگم صاحب لاہور	۱۰۰-۰-۰
۱۹	محترمہ بیگم صاحبہ سید ارتضیٰ علی صاحب ۔ کراچی	۱۵۰-۰-۰
۲۰	مکرم محمد لطیف صاحب ابن محمد شفیع صاحب ایجنٹ ٹمپل روڈ لاہور	۱۵۰-۰-۰
۲۱	مکرم حکیم سراج دین صاحب ۔ بھاٹی گیٹ ۔ لاہور	۱۰۰-۰-۰
۲۲	مکرم محمد نصیر اللہ صاحب پٹواری نہر گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ	۱۰۰-۰-۰
۲۳	مکرم ظفر اللہ خان صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ نواب شاہ	۷۹-۰-۰
۲۴	مکرم چوہدری فضل الدین صاحب بذریعہ شیخ محمد یوسف صاحب ۔ لاہور	۵۰-۰-۰
۲۵	مکرم محمد یسین صاحب ۔ مشرقی افریقہ	۱۰۰-۰-۰
۲۶	مکرم حکیم نظام جان صاحب ۔ گوجرانوالہ	۵۰-۰-۰
۲۷	مکرم میاں محمد بشیر احمد صاحب پٹرول ایجنٹ جھنگ	۱۰۰-۰-۰
۲۸	محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب	۳۰۰۰-۰-۰
۲۹	مکرم شیخ محمد حسین صاحب و محمد منیر صاحب دنیاپور	۵۰-۰-۰
۳۰	مکرم صدیق امیر علی صاحب قادیان	۱۰۰-۰-۰
۳۱	مکرم عبد الحفیظ صاحب نوشہروی اسٹیشن ماسٹر	۱۰۰-۰-۰
۳۲	مکرم ڈاکٹر میجر عبد الحی صاحب منٹگمری	۱۰۰-۰-۰
۳۳	محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ سیٹھ محمد صدیق صاحب آف کلکتہ	۵۰/-۰-۰
۳۴	مکرم ناصر احمد صاحب بذریعہ حاجی عبد الرحمٰن صاحب رئیس باندھی	۲۰۰-۰-۰
۳۵	مکرم چوہدری محمد علی صاحب " "	۵۰-۰-۰
۳۶	مکرم حاجی قمر الدین صاحب گوٹھ قمر الدین ضلع نواب شاہ بذریعہ حاجی عبد الرحمٰن صاحب رئیس باندھی	۵۰-۰-۰
۳۷	مکرم حاجی کریم بخش صاحب " " " "	۵۰-۰-۰
۳۸	مکرم حاجی جمال الدین صاحب جمال پور ضلع خیرپور " " " "	۵۰-۰-۰
۳۹	مکرم شیخ محمد صادق صاحب لاڑکانہ " " " "	۵۰-۰-۰
۴۰	مکرم ڈاکٹر عبد القدوس صاحب ۔ نواب شاہ	۷۵-۰-۰
۴۱	مکرم شیخ محمد حسین صاحب ودیاون کلکتہ والے چنیوٹ	۱۰۰/-۰-۰
۴۲	جماعت احمدیہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بذریعہ مکرم قاضی محمد حنیف صاحب	۴۷/-/-
۴۳	مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب از والد صاحب مرحوم و والدہ صاحبہ مرحومہ	۵۰-۰-۰
۴۴	مکرم ڈاکٹر کرنل محمود احمد صاحب ۔ راولپنڈی	۵۰-۰-۰
۴۵	مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب "	۵۰-۰-۰
۴۶	مکرم ڈاکٹر سراج الحق صاحب ۔ کوئٹہ	۵۰-۰-۰
۴۷	مکرم شیخ کریم بخش صاحب اینڈ سنز کوئٹہ	۴۰۰-۰-۰
۴۸	محترمہ والدہ صاحبہ ڈاکٹر سراج الحق صاحب کوئٹہ	۵۰-۰-۰
۴۹	مکرم چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں	۱۰۰-۰-۰
۵۰	مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب سرگودھا	۵۰-۰-۰
۵۱	جماعت احمدیہ دوالمیال بذریعہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ	۶۵-۰-۰
۵۲	مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب شافی راولپنڈی	۵۰-۰-۰
۵۳	محترمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب شافی "	۵۰-۰-۰
۵۴	مکرم انور احمد صاحب راولپنڈی	۵۰-۰-۰
۵۵	مکرم میجر مبارک احمد صاحب ۔ واہ چھاؤنی	۵۰-۰-۰
۵۶	مکرم کرنل سلطان محمد جان صاحب کوٹ فتح خاں	۱۰۰-۰-۰
۵۷	مکرم چوہدری منظور احمد صاحب ۔ راولپنڈی	۵۰-۰-۰
۵۸	محترمہ لیڈی ڈاکٹر مسز ایس ۔ اے محمود صاحب گوجرخاں	۱۰۰/-/-
۵۹	جماعت احمدیہ ایبٹ آباد بذریعہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ	۱۵۱-۴-۰
۶۰	مجلس خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ " "	۵۰-۰-۰
۶۱	جماعت احمدیہ بہوڑ چک ۱۸ ضلع شیخوپورہ بذریعہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ	۷۳-۱۲-۰
۶۲	مکرم ڈاکٹر قریشی محمد عبد اللہ صاحب نصل بجھر وسندھ	۱۰۰۰-۰-۰
۶۳	مکرم ملک صاحب خان صاحب نون ریٹائرڈ ڈی ۔ سی	۲۰۰-۰-۰
۶۴	مکرم شریف احمد صاحب گوجرہ	۶۰-۰-۰
۶۵	مکرم چوہدری غلام محمد صاحب ریٹیوہ کے ...	۱۰۰-۰-۰

جلسہ ہائے تحریک جدید کے متعلق سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات

یکم اگست سے ۷ اگست تک منائے جانے والے ہفتہ تحریک جدید میں مجالس کے زعماء اور قائدین اپنے اپنے ہاں جلسے کریں گے ۱۹۵۱ء میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس قسم کے جلسوں کے متعلق جو خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔ اس کا اقتباس احباب کی رہنمائی کے لئے ذیل میں درج ہے۔ امید ہے عہدیداران خدام الاحمدیہ ان ہدایات کی روشنی میں جلسوں کا پروگرام اس طور پر مرتب کریں گے کہ ہماری یہ کوشش مخصوص نتائج پیدا کرنے کا باعث بنے فرمایا۔

"پچھلا ہفتہ تحریک جدید کا ہفتہ تھا۔ اتوار کے دن ساری احمدی جماعتوں یا اکثر جماعتوں نے اپنی جگہ جلسے کئے اور تحریک جدید کے مختلف مقاصد پر لیکچر دیئے لیکن سوال یہ ہے کیا ان جلسوں سے وہ عقدہ حل ہوگیا جس کے حل کی فکر میں ہم تھے؟ کیا ان جلسوں کی وجہ سے جماعت میں بیداری پیدا ہوگئی ہے اور جنہوں نے غفلت اور سستی اور لاپرواہی کی وجہ سے چندہ کی ادائیگی کی کوشش نہیں کی تھی ۔ کیا انہوں نے چندے ادا کر دیئے اور ہمارے کام کی مشکلات دور ہوگئیں ۔ اگر تو ان جلسوں سے یہ نتیجہ نکلا ہے کہ جماعت کے ان لوگوں نے ابھی تک وعدے ادا نہیں کئے تھے انہوں نے اپنے وعدے ادا کر دیئے ہیں ۔ تب تو بڑی خوشی کی بات ہے کہ جماعت کے اندر ہوشیاری اور بیداری پیدا ہوگئی ہے ۔ اور اگر جلسے ہوئے ..... تقریریں کرنے والے جلسہ میں آئے اور تقریریں کر کے چلے گئے اور چندہ کی وصولی یا وصولی کے معین وعدے نہیں لئے اور جماعت میں

قربانی اور ایثار کا مادہ

پیدا نہیں ہوا تو اس قسم کے جلسوں کا بھلا فائدہ ہی کیا۔ جو دھواں دھار تقریریں ہوا کرتی ہیں ۔ وہ دلوں کو ہلا دیتی ہیں اور ان کے نتیجہ میں انسان اپنے اندر تبدیلی محسوس کرتا ہے یہ جلسے اس لئے کئے گئے تھے کہ جن لوگوں نے سستی اور غفلت کی وجہ سے ابھی تک وعدے ادا نہیں کئے انہیں کہا جائے کہ اگر تم اب وعدے ادا نہیں کرو گے تو کب کرو گے؟ اگر تم نے ابھی تک وعدہ ادا نہیں کیا یا اس کی ادائیگی میں سستی کی ہے تو اس سے جماعت کو کیا؟ خواہ تم فاقہ کرو۔ تکلیف برداشت کرو اس وعدہ کو ادا کرو۔ جن کے پاس رقوم ہیں وہ ابھی ادا کریں اور جن کے پاس ابھی گنجائش نہیں وہ وعدہ کریں کہ جلد سے جلد کس دن ادا کر دیں گے"

مہتمم تحریک جدید ۔ ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) میرے بچے عزیزان شیخ رفیق احمد لطیف احمد لاہور میں بعارضہ انفلوئنزا بیمار ہیں ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

والدہ شیخ رشید احمد (مبلغ ڈچ گی آنا) ربوہ

(۲) میرے والد محترم پیر عبد الرحمٰن صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کیمبل پور کافی عرصہ سے بعارضہ بخار بیمار چلے آ رہے ہیں احباب جماعت ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ۔ نثار احمد کیمبل پور

(۳) ہمارے ابا جان شیخ کریم بخش صاحب آف کوئٹہ آجکل کوئٹہ میں بہت علیل ہیں ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ۔ شمیم لطیف مارٹن پور کراچی

(۴) میرے نانا جان مولوی فضل الٰہی صاحب بھیری جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے ہیں آجکل لاہور میں شدید بیمار ہیں اور کمزوری بڑھتی جا رہی ہے ۔ حالت تشویشناک ہے ۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

ایم منصور احمد عمر محلہ دار الرحمت ۔ شرقی ربوہ

(۵) میرا لڑکا عزیزم عبد المنان احمد کافی عرصہ سے بیمار ہے ۔ اس کی بیماری بہت پریشان کن ہے ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت دے ۔ آمین

عبد السلام ڈسپنسر ۔ ڈیرہ غازیخاں

(۶) میری لڑکی بشریٰ بیگم ایک ماہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے اور سخت کمزور ہوگئی ہے ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل صحت عطا فرمائے ۔ آمین

مرزا محمد حسن بیگ پیر بڈھوکی ضلع لاہور

نہری پانی کا تنازعہ

برصغیر کے آبی وسائل کی موجودہ تقسیم کے باعث ترقی کی راہیں بری طرح سے محدود ہو رہی ہیں۔ ترقی صرف اسی صورت میں ہو سکتی ہے۔ کہ پاکستان اور بھارت دونوں کے فائدے کے لئے سندھ کے طاس کو واحد یونٹ کی حیثیت سے ترقی دی جائے۔ غیر منقسم ہندوستان میں پنجاب سب سے زیادہ پیداوار والا زرعی صوبہ تھا۔ اور برصغیر کا اناج گھر ہونے کی حیثیت سے فاضل گندم اور کپاس پیدا کرنے والا سب سے بڑا علاقہ تھا۔ اس خوشحالی کا دارومدار پانچوں دریاؤں سے نکالی جانے والی اور انہیں ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ کرنے والی نہروں پر تھا۔

ایک صدی قبل

ایک سو برس پہلے یہ علاقہ بالکل بنجر تھا اور یہ صرف انجینئرنگ کا کمال ہے۔ کہ اس بے برگ و گیاہ میدان کو ۱۸,۰۰۰,۰۰۰ ایکڑ کے آبپاشی کے ذریعے سرسبز و شاداب باغ میں تبدیل کر دیا گیا ہے یہ کل زیر کاشت رقبے کا ۶۰ فیصد حصہ ہے آبپاشی پر یہ انحصار نہ صرف زرعی فائدوں میں ظاہر ہوتا ہے بلکہ پنجاب کی سرکاری آمدنی میں بھی جس کا ۲۰ فیصد اخراجات وضع کرنے کے بعد نہروں سے موصول ہوتا ہے۔

نہروں کے جس سلسلے نے یہ ممکن بنا دیا تھا۔ اس کا منصوبہ ایک ہی یونٹ کے طور پر بنایا گیا تھا۔ اور یہ تو سوچا ہی نہیں گیا تھا کہ کبھی کوئی بین الاقوامی حد بندی اس پیچیدہ جال کو کاٹ کر رکھ دے گی۔ لیکن ۱۹۴۷ء کی تقسیم کا یہی نتیجہ ہوا۔ ان دریاؤں کے دہانے جو پاکستان اور بھارت کی نئی مملکتوں کے لئے شاہ رگ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ وہ بھارت اور کشمیر میں ہیں۔ حتیٰ کہ بعض ایسے ہیڈ ورکس بھی بھارتی علاقے میں ہیں جو پاکستان جانے والے پانی کو کنٹرول کرتے ہیں۔

بھارت کا مؤقف

اس تنازعہ میں بھارتی دعویٰ کی اساس اس بات پر ہے۔ کہ متعلقہ دریاؤں کے دہانے ان کے علاقوں میں ہیں اور ان پر انہیں مالکانہ حق حاصل ہیں۔ مزید برآں بھارت کا کہنا ہے کہ برطانوی پالیسی یہ تھی کہ مغربی پاکستان کے ان سرکاری بنجر رقبوں کو سیراب کیا جائے جو اب سرسبز نہری رقبے بن چکے ہیں اور مشرق کے قحط زدہ رقبوں کی پرواہ تک نہیں کی جاتی رہی اس لئے بھارت کی دلیل ہے کہ مشرقی پنجاب کو آبپاشی کی نسبتاً زیادہ ضرورت ہے۔ بالخصوص جبکہ تقسیم کے بعد پاکستان کو نہروں کے ذریعے سیراب ہونے والی ۵۵ فی صد اراضیات ملی ہیں۔ مگر دریاؤں کا ۸۰ فیصد پانی ——

پاکستان کا مؤقف بین الاقوامی قانون کے مطابق ہے۔ کیونکہ مغربی پنجاب کو پانی کے اس حصے پر زیادہ حق حاصل ہے۔ جو قانونی طور پر تقسیم سے قبل اسے دیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ قانونی طور پر مغربی پنجاب اس پانی میں بھی حصہ لینے کا حقدار ہے جس کی مقدار سٹوریج ورکس کے ذریعے بڑھائی گئی ہے۔

اس سلسلے میں کوئی بھی ایسا اطمینان بخش پلان پیش نہیں کیا جا سکتا جو دونوں کے لئے قابل قبول ہو اس کے تنازعہ کے صرف دو حل ہی ہو سکتے ہیں۔ کلی حیثیت سے ترقی کے لئے تعاون یا پھر جداگانہ ترقی کے لئے دونوں ملکوں کے درمیان وسائل کی منصفانہ تقسیم۔ باہمی تعاون بھی منطقی حل تو ہے لیکن آبپاشی کے سابقہ قوانین کا احترام کرنا بھی لازمی ہے۔

ماضی کی مثالیں

پانی کے حقوق پر ماضی میں بھی بہت سے جھگڑے ہو چکے ہیں خاص طور پر امریکہ میں۔ دریائے نیل پر اور پنجاب اور سندھ کے درمیان پانی کے ان سابقہ تنازعات کو طے کرنے کے لئے ہمیشہ اور مساویانہ تقسیم کے اس اصول سے کام لیا جاتا رہا ہے جس کے تحت کسی بین الاقوامی دریا کے منبع کی مالک مملکت کو پانی میں سے مناسب حصہ لینے کا حق ہوتا ہے۔

۱۹۱۱ء میں انسٹی ٹیوٹ ڈی ڈرا ئیٹ انٹرنیشنل نے فیصلہ کیا تھا۔ کہ کوئی بالائی مملکت مشترکہ دریا میں سے پانی اس قدر حاصل کرنے کی مجاز نہیں ہے۔ جس سے زیریں ملک کو بہت نقصان ہونے کا احتمال ہو یا جس سے دریا کی افادیت ہی ختم ہو کر رہ جاتی ہو۔

انجینئرنگ اور جغرافیائی المیہ

موجودہ منصوبوں کا جائزہ لینے اور عالمی بنک کی تجاویز کو دیکھتے ہوئے میرے خیال میں یہ امر بالکل واضح ہے کہ پانی کے وسائل کو دونوں ملکوں کے درمیان دو مقررہ حصوں میں تقسیم کر دینے کا سلسلہ نہ صرف ایک بہت بڑا انجینئرنگ اور جغرافیائی المیہ ہوگا بلکہ سندھ کے سوا پنجاب کے سارے دریاؤں پر بھارت کے کنٹرول کی وجہ سے وہ پاکستان کو پانی ذخیرہ کرنے کے لئے وہ سٹوریج ڈیم تعمیر کرنے کے حق سے محروم کر رہا ہے جو اس کے لئے اشد ضروری ہے۔

کسی دریا کے طاس کو ایک جغرافیائی حیثیت دی جانی چاہیئے۔ اور موجودہ استعمال اور آئندہ ترقی کی خاطر اطمینان بخش حل یہی ہو سکتا ہے کہ ٹیکنیکل طور پر کسی سیاسی تقسیم کو خاطر میں ہی نہ لایا جائے۔

اگر دریائے سندھ کے طاس کو واحد ترقیاتی یونٹ تصور کر لیا جائے۔ تو پھر پاکستان اور بھارت کے تعاون سے موجودہ ۷۲,۰۰۰,۰۰۰ ایکڑ فٹ کے علاوہ مزید ۵۰,۰۰۰,۰۰۰ ایکڑ فٹ کے حساب سے پانی استعمال کیا جا سکتا ہے موجودہ حساب سے یہ پانی دو کروڑ ایکڑ کو سیراب کرنے کے لئے کافی ہوگا۔ لیکن بلاشبہ اس پانی کو دانشمندی کے ساتھ شوریت کے مسئلہ کا مقابلہ کرنے موجودہ قلتوں کو دور کرنے اور قحط زدہ علاقوں تک آبپاشی کی توسیع کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ امریکہ کی تقلید میں وسیع پیمانے پر صحراؤں کو قابل کاشت بنانے کی کوشش نہیں کی جائیگی۔

منطقی حل یہ ہے کہ بیاس چناب اور جہلم کے دریاؤں پر ذخیرہ کرنے کے بند تعمیر کر کے پن بجلی کی طاقت سے فائدہ اٹھایا جائے

بیاس و چناب کے امکانات

بیاس کے کنارے بھارت میں نہایت عمدہ جگہیں پائی جاتی ہیں رہنڈی کے مقام پر اس دریا پر بند بنانے کے بعد پانی کو بھاکڑا ڈیم کے عقب کے ذخیرے میں منتقل کیا جا سکتا ہے ان مشترکہ پراجیکٹوں کے ذریعے ۱۰ لاکھ کیلو واٹ بجلی پیدا کی جا سکتی ہے۔ اور یہ بجلی مشرقی پنجاب میں گھریلو اور صنعتی ضروریات پر استعمال کی جا سکتی ہے۔ بیاس اور ستلج پر قابو پا کر ان کے ملحقہ علاقوں کی آبی ضروریات مکمل طور پر پوری ہو سکتی ہیں۔

چناب پر پانی کا ذخیرہ کرنے کے لئے بند بنانے کی ایک اور موزوں جگہ ریاسی کے قریب ہے مالیات سے قطع نظر وہاں بند بنانے کی راہ میں رکاوٹ صرف سیاسی ہے بھارت کو اس سے آبپاشی کا تو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ مگر اس علاقے پر کنٹرول نہیں اس لئے قضیہ کشمیر کے تصفیے کا تعلق پانی کے تنازعے کے ساتھ بھی ہے کیونکہ کشمیر میں سندھ جہلم اور چناب کے دہانے ہیں۔

پاکستان ٹائمز ۲۷/۷/۵۲

پاکستان آرڈننس فیکٹریوں میں ضرورت

۹ سپروائزری گریڈ کی اسامیاں
تنخواہ ۷۵-۵-۱۰۰-۵-۱۵۰
شرائط:۔ پاکستانی میٹرک سائنس فرسٹ ڈویژن یا ایف۔ ایس۔ سی
عمر ۱/۸/۵۲ کو ۱۸ تا ۲۵ درخواستیں بمعہ رسید خزانہ ۱/۵ روپے ۲۰/۸/۵۲ تک بنام
Director
ordnance factories
21- Victoria Barracks
G-H-Q. Rawalpindi

تحریک حج ــــ اور ــــ مجلس خدام الاحمدیہ

(ـــــ مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کا ایک خط ـــــ)

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے جاری کردہ تحریک حج کے ماتحت امسال اس تحریک کے پہلے نمائندہ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف ننکانہ حج کے لئے ۸ جون ۵۵ء کو ربوہ سے ۳ بجے سہ پہر روانہ ہوئے تھے۔ آپ فریضہ حج سے فارغ ہو چکے ہیں ان کے ایک خط کا اقتباس احباب کی اطلاع اور تحریک دعا کیلئے درج ذیل کیا جاتا ہے

"مبارک ہو آپ کو اور جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو کہ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ و سلسلہ کے بزرگان و مجالس خدام الاحمدیہ کی دعاؤں کے طفیل خاکسار مکہ معظمہ بخیریت پہنچ گیا اور حج کا فریضہ ادا کر دیا۔ شکر الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ یہ راستہ جو کہ نہایت ہی خطرناک تھا اللہ تعالےٰ نے عبور کرنے میں مدد فرمائی۔ اور خدا کے فضل سے پھر دوبارہ آپ سب کی دعاؤں کی ضرورت ہے۔ دعا کریں اپنے مسافر بھائی کے لئے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے واپس جلد آپ سے ملاقات کرائے اور صحت کے ساتھ لائے۔ بندہ نے آپ سب کے لئے مکہ معظمہ میں بیت اللہ شریف میں اور مدینہ منورہ میں ترقیات اور دین و دنیا کی برتری کے لئے دعائیں انفرادی اور مجموعی طور پر کی تھیں۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے۔ آمین۔ حضور کے لئے اور سلسلہ عالیہ کے لئے دعائیں کی گئیں۔ یہ مختصراً عرض کرتا ہوں۔ باقی انشاء اللہ زبانی آکر بیان کروں گا"

مہتمم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت خان عبدالحمید خان صاحب نیازی افسر مال باختیارات سپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ نمبر ۲ فک الرہن واقعہ موضع جوکن جان پور تحصیل جھنگ

محبوب علی خاں ولد کریم بخش سیال سکنہ تھتھہ پال تحصیل و ضلع مظفر گڑھ

بنام سنتوک سنگھ ولد جیون سنگھ۔ کشن سنگھ ولد رانجھا سنگھ۔ تلوک سنگھ ولد بدھ سنگھ مسماۃ سکھدیوی دالدہ لکھو سنگھ۔ سجن سنگھ ولد پرتاپ سنگھ۔ بدھان سنگھ۔ سندر سنگھ پسران نہال سنگھ۔ گلاب سنگھ۔ ولد رتن سنگھ۔ پرت سنگھ رنجیت سنگھ۔ پسران امیر سنگھ۔ لچھمن سنگھ۔ رنجیت سنگھ پسران سرجن سنگھ۔ صورت سنگھ تیرتھ سنگھ پسران جیل سنگھ غیر مسلم حال بھارت۔

درخواست فک الرہن کھاتہ نمبر ۳۱ بقدر ... مطابق نقل جمعبندی سال ۵۵-۱۹۵۴ء جوکن جان پور مندرجہ بالا میں سنتوک سنگھ وغیرہ فریق دوئم غیر مسلم ہیں۔ چونکہ ترک سکونت کرکے ہندوستان چلے گئے ہیں۔ جن پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ ۱۳ / ۸ / ۵۵ کو بوقت صبح ۱۰ بجے بمقام جھنگ مگھیانہ حاضر عدالت آکر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔ آج مورخہ ۱۱ / ۷ / ۵۵ بثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم

مہر عدالت

بخشی غلام محمد کی حکومت میں چھ نائب وزراء

سری نگر ۲۹ جولائی کل یہاں بخشی غلام محمد کی کٹھ پتلی حکومت میں پانچ نئے نائب وزراء نے حلف اٹھایا۔ اب بخشی محمد کی کابینہ میں چھ نائب وزراء ہو گئے ہیں۔ جن میں زیادہ تعداد ہندوؤں کی ہے بعض اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ بخشی کی حکومت مقبوضہ کشمیر میں مسلمان اور ہندو آبادی کو برابر کرنے کی غرض سے جو وسیع مہم شروع کر چکی ہے۔ نئی کابینہ اس مہم کو زیادہ زور شور سے کامیاب کرے گی۔ اس دفعہ امن اور نظم و نسق اور دوسرے محکمے بخشی غلام محمد نے پھر اپنے پاس رکھے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ پچھلے دنوں کے واقعات اور دوسری داخلی ابتری سے بخشی غلام محمد کافی پریشان ہے

سلطان تونس کا خزانہ

پیرس ۲۹ جولائی معلوم ہوا ہے کہ تونس کے معزول شدہ چھہتر سالہ فرمانروا سلطان سعد الامین کے خزانے پر حکومت تونس قبضہ کرے گی

پاک افغان فضائی سروس

کراچی ۲۹ جولائی۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پاکستان اور افغانستان کے درمیان فضائی سروس ایک ماہ کے اندر اندر شروع ہو جائے گی

اس ضمن میں دونوں ملکوں کے درمیان ایک سمجھوتہ ہو چکا ہے اور اب صرف اس کی توثیق کا انتظار ہے۔

بیگم ناہید سکندر مرزا کی واپسی

لنڈن ۲۹ جولائی۔ صدر جمہوریہ پاکستان میجر جنرل اسکندر مرزا کی اہلیہ بیگم ناہید اسکندر مرزا اتوار کو بذریعہ طیارہ کراچی روانہ ہو رہی ہیں۔ آپ یہاں تین روزہ نجی دورے میں آئی تھیں۔

پاکستان میں فولاد کا کارخانہ

کراچی ۲۹ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کا منصوبہ بندی کمیشن اگلے مہینے پاکستان میں فولاد کا کارخانہ قائم کرنے کے سوال پر غور کرے گا۔ توقع ہے کہ پاکستان کی قومی اقتصادی کونسل بھی اگست میں اس تجویز پر غور کرے گی۔

ضروری تصحیح

الفضل ۲۵ جولائی نمبر ۱۷۴ میں قربانیوں کی دوسری فہرست کے نمبر ۳۲ کے ذیل میں مولوی محمد اسمٰعیل صاحب عربی ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ کے نام پر جو قربانی شائع ہوئی ہے یہ دراصل خان نصر اللہ خاں صاحب انسپکٹر پولیس اکال گڑھ کی طرف سے ہے جو کہ مولوی صاحب موصوف کے توسط سے دفتر ہذا میں موصول ہوئی تھی احباب اس کی تصحیح فرمالیں۔ انچارج دفتر حفاظت مرکز ربوہ

ماہ اگست کا رسالہ تشحیذ الاذہان

ماہ اگست کا رسالہ تشحیذ الاذہان ۱۵ اگست کو شائع ہو رہا ہے۔ جملہ خریداران احباب مطلع رہیں۔

مینجر رسالہ تشحیذ الاذہان۔ ربوہ

سب اوورسیئرز (؟) انجینئرنگ کلاس کا امتحان

بہاولپور ۲۹ جولائی۔ ایک سرکاری اطلاع کے مطابق حکومت مغربی پاکستان نے بہاولپور میں ہونے والے سب اوورسیئر انجینئرنگ کلاس کا امتحان ۲۰ اگست تک ملتوی کر دیا ہے۔ اس سے قبل امتحان کی تاریخ یکم اگست مقرر کی گئی تھی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴